71183 ـ قرض كا خطرناك معاملہ

سوال

میں اپنے خاوند کی معاشی حالت سدھارنے کے لیے ملازمت کرتی ہوں، کیونکہ خاوند کی تنخواہ ہماری بنیادی ضروریات اور ہماری اولاد کی تعلیم کے اخراجات پوری نہیں کر سکتی، میں نے قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ لوگوں سے قرض حاصل کیا، اور الحمدللہ میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ اللہ تعالی مال کے ساتھ ہمارے ایمان کی آزمائش کر رہا ہے، میں ایك روز قرض ادا نہ کرنے کی صورت میں مسلمان کی کیا سزا ہے کے موضوع پر درس میں شریك تھی، اسی طرح اس درس میں یہ بھی بیان کیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقروض میت کی نماز جنازہ ادا کرنے سے انکار کر دیا تھا اور درس دینے والے شخص نے اس کی ادائیگی میں ممد و معاون ایك دعا بھی بتائی لیکن میں اسے لکھ نہیں سکی.
آپ سے گزارش ہے کہ قرض کی ادائیگی نہ کرنے کی سزا بتائیں، اور قرض کی ادائیگی کے لیے ممد و معاون دعا بھی بتائیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

فقھاء کرام نے قرض کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ: " یہ ایسا حق ہے جو کسی کے ذمہ ہوتا ہے"

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (21 / 102).

اور دین کے لغوی معنی انقیاد اور الذل کے ارد گرد گھومتے ہیں، اور شرعی و اصطلاحی اور لغوی معنی کے درمیان ربط ظاہر ہے، کہ مقروض شخص اسیر اور قیدی ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا تمہارا ساتھی اپنے قرض کے بدلے قیدی ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3341) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے حسن قرار دیا ہے.

دوم:

شریعت اسلامیہ میں قرض کے معاملہ میں بہت سختی آئی ہے، اور اس سے بچنے کا کہا گیا ہے، اور اس سے حتی الامکان احتراز کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں درج ذیل دعا پڑھا کرتے تھے:

" اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ "

اے اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں گناہ سے اور قرض سے "

تو ايك كہنے والے نے عرض كيا:

آپ قرض سے اتنی كثرت كے ساتھ پناہ كيوں مانگتے ہيں ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" بلا شبہ جب آدمی مقروض ہو جاتا ہے (يعنی جب قرض ليتا ہے) تو بات چيت ميں جھوٹ بولتا ہے، اور وعدہ كرتا ہے تو وعدہ خلافی كرتا ہے "

صحيح بخاری حديث نمبر (832)صحيح مسلم حديث نمبر (589)

اور امام نسائی رحمہ اللہ نے محمد بن جحش رضی اللہ تعالی عنہ سے بيان كيا ہے وہ كہتے ہيں:

" ہم رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس بيٹھے ہوئے تھے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارك آسمان كی طرف اٹھايا اور پھر اپنی ہتھيلی اپنی پيشانی پر ركھی اور فرمانے لگے:

سبحان اللہ! كتنی سختی اور تشديد نازل كی گئی ہے ؟

تو ہم خاموش رہے اور سہم گئے، اور جب دوسرے دن ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے دريافت كيا كہ اے اللہ تعالی كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم وہ كونسی سی سختی اور تشديد تھی ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اس ذات كی قسم جس كے ہاتھ ميں ميری جان ہے! اگر كوئی شخص اللہ كی راہ ميں قتل كر ديا جائے، پھر اسے زندہ كيا جائے، پھر قتل كر ديا جائے، اور پھر زندہ كيا جائے اور پھر قتل كر ديا جائے، اور اس پر قرض ہو تو وہ جنت ميں داخل نہيں ہو گا، حتی كہ اس كا قرض ادا نہ كر ديا جائے"

سنن نسائی حدیث نمبر (4605) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن نسائی حدیث نمبر (4367) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی تھی جس کے ذمہ دو دینار قرض تھے، حتی کہ ابو قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اس کا قرض ادا کرنے کی حامی بھری تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی، اور جب دوسرے دن ابو قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اب اس کی چمڑی ٹھنڈی ہوئی ہے "

مسند احمد (3 / 629) امام نووی رحمہ اللہ نے الخلاصۃ (2 / 931) میں اور ابن مفلح نے الآداب الشرعیۃ (1 / 104) میں نقل کیا ہے، اور مسند احمد کے محققین نے اسے حسن قرار دیا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فتح الباری میں کہتے ہیں:

" اور اس حدیث میں قرض کے معاملہ کی سختی کا شعور ملتا ہے، اور یہ کہ بغیر ضرورت قرض حاصل نہیں کرنا چاہیے " انتہی.

دیکھیں: فتح الباری (4 / 547).

اور ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو شخص اس حالت میں فوت ہوا کہ وہ تین اشیاء تکبر، خیانت، اور قرض سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1572) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مؤمن کی جان اس کے قرض کی بنا پر معلق رہتی ہے حتی کہ اس کا قرض ادا کر دیا جائے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1078).

مبارکپوری رحمہ اللہ " تحفۃ الاحوذی " میں لکھتے ہیں:

" قولہ: (مؤمن کی جان معلق رہتی ہے) سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یعنی وہ اپنی اچھی اور کریم جگہ سے محبوس

رہتا ہے.

اور عراقی کا کہنا ہے: یعنی اس کا معاملہ موقوف رہتا ہے، نہ تو اس کی نجات اور نہ ہی اس کی ہلاکت کا حکم ہوتا ہے،حتی کہ دیکھا جاتا ہے کہ آیا اس کا قرض ادا کیا جاتا ہے یا نہیں " انتہی.

دیکھیں: تحفۃ الاحوذی (4 / 164).

اور بہت سے سلف حضرات سے بھی قرض کے بچنے کی تحذیر آئی ہے:

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے:

" تم قرض سے بچ کر رہو، کیونکہ اس کی ابتداء غم ہے، اور آخر لڑائی ہے "

موطا امام مالك (2 / 770).

اور مصنف عبد الرزاق میں ہے:

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا:

(اے حمران! اللہ تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کرو، اور مقروض ہو کر فوت نہ ہونا، کیونکہ تیری نیکیاں لے لی جائینگی، اور وہاں نہ تو کوئی دینار ہوگا اور نہ ہی کوئی درہم "

دیکھیں: مصنف عبد الرزاق (3 / 57).

سوم:

قرض کے متعلق اتنی شدید سختی اس لیے آئی ہے کہ اس کی بنا پر معاشرے میں کئی قسم کی خرابیاں پیدا ہوتی اور معاشرے کے فرد میں بھی کئی خراب چیزیں اور فساد پیدا ہوتا ہے.

انفرادی پیدا ہونے والی خرابیوں کا ذکر کرتے ہوئے امام قرطبی رحمہ اللہ " الجامع لاحکام القرآن " میں کہتے ہیں:

" ہمارے علماء کا کہنا ہے: اس میں کچھ تذلیل سی ہے جس میں ہر وقت دل اور خیالات مشغول رہتا ہے، اور اس کی ادائیگی کا ہر وقت غم رہتا ہے، اور قرض خواہ سے ملتے وقت مقروض حقیر اور تذلیل محسوس کرتا ہے، اور اس کا وقت آنے تك تاخیر کی خواہش رکھتا ہے، اور بعض اوقات تو ادائیگی کا وعدہ کرتا ہے لیکن وعدہ خلافی کر جاتا ہے، یا پھر قرض خواہ کے ساتھ بات چیت کرتے وقت جھوٹ بولتا ہے، یا قسم اٹھا کر قسم کا پاس نہیں کرتا،

اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ.

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ادائیگی کیے بغیر ہی فوت ہو جائے تو وہ اس قرض کے عوض میں رہن رہے، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مؤمن کی جان اس کی قبر میں قرض کے بدلے گروی اور رہن رکھی رہتی ہے حتی کہ اس کا قرض ادا کر دیا جائے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1078).

یہ سب اسباب قرض کی قباحت ہیں جس سے اس کا حسن و جمال ختم ہو جاتا ہے، اور اس کے کمال میں کمی ہو جاتی ہے " انتہی.

دیکھیں: الجامع لاحکام القرآن (3 / 417).

اور معاشرے میں پیدا ہونے والی خرابیوں کے متعلق متخصص حضرات نے بیان کیا ہے کہ اس میں کچھ ایسی خرابیاں بھی ہیں جو ایك مثالی اقتصادی حالت کے لیے بہت ہی خطرناك ہیں:

1 ـ جلدی بڑھوتی کی خواہش، یا وقتی افسوس کی زیادتی.

2 ـ ذمہ داری کی روح، اور اپنی ذات پر اعتماد میں کمزوری پیدا ہونا.

3 ـ مال کی غیر صحیح تقسیم.

ان خرابیوں کو تفصیلا سمجھنے کے لیے آپ فضیلۃ الشیخ سامی السویلم کا " موقف الشریعۃ الاسلامیۃ من الدین " کے عنوان سے مقالہ کا مطالعہ کریں (6 ـ 11).

چہارم:

جو کچھ اوپر بیان ہوا ہے اس پر چلتے ہوئے علماء کرام نے قرض کے جواز کے لیے تین شرطیں لگائي ہیں:

1 ـ مقروض شخص ادائیگی کا عزم رکھتا ہو.

2 ـ اسے علم ہو، یا پھر اس کے غالب گمان ہو کہ وہ قرض کی ادائیگی کی قدرت رکھتا ہے.

3 ـ وہ کسی مشروع اور جائز امر میں قرض لے.

ابن عبد البر رحمہ اللہ " التمھید " میں لکھتے ہیں:

" وہ قرض جس کی بنا پر مقروض شخص کو جنت میں داخل ہونے سے روك دیا جائیگا واللہ اعلم وہ قرض ہے جس کی ادائیگی نہ کی گئی ہو اور نہ ہی اس کی ادائیگی کی وصیت کی ہو، یا پھر ادائیگی کی استطاعت ہونے کے باوجود ادا نہ کیا گیا ہو، یا اس نے بغیر حق کے قرض لیا ہو، یا فضول خرچی کے لیے لیا اور اس کی ادائیگی نہ کر سکا.

لیکن جس نے کسی واجب کردہ حق یعنی فقر و فاقہ یا گزران زندگی کے لیے قرض حاصل کیا اور ادا کیے بغیر ہی فوت ہوگا، اور نہ ہی ادائیگی کے لیے کچھ چھوڑا تو اس کے بدلے میں اللہ تعالی اسے ان شاء اللہ جنت میں جانے سے نہیں روکےگا " انتہی.

دیکھیں: التمھید (23 / 238).

پنجم:

میری سوال کرنے والی عزیز بہن جب آپ اس قرض کے معاملہ میں مبتلا ہوچکی ہیں تا کہ اپنے خاوند اور خاندان کی زندگی گزارن کی مشکلات حل کرنے میں ممد و معاونت کر سکیں، تو اس حسن معاشرت کی بنا پر آپ کو اللہ تعالی اجر عظیم عطا فرمائیگا، میری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اس کا اجروثواب عطا فرمائے.

آپ یہ علم میں رکھیں کہ اس قرض کی ادائیگی میں اللہ تعالی آپ کی مدد فرمائیگا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس شخص نے لوگوں سے مال لیا اور وہ اس کی ادائیگی کرنا چاہتا ہو، تو اللہ تعالی اس کی طرف سے ادائیگی کرتا ہے، اور جس نے اسے ضائع کرنے کے لیے لیا تو اللہ تعالی اسے ضائع کردیتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2387).

اس پر آپ قرض کی ادائیگی کی حرص اور حقیقی کوشش سے مدد لیں اور اللہ تعالی پرتوکل اور بھروسہ رکھیں، اور دعا کرتی رہیں کہ اللہ تعالی آپ کے لیے ایسی آسانی پیدا فرمائے جس سے آپ اس قرض کی ادائیگی کر سکیں.

سنت نبویہ میں کئی ایك دعائیں ہیں جو بالخصوص قرض کی ادائیگی میں ممد و معاونت کے لیے وارد ہیں، جو درج ذیل ہیں:

1 ـ سھیل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابو صالح ہمیں حکم دیا کرتے کہ جب ہم میں سے کوئی شخص سونے کا ارادہ کرے تو وہ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ کر یہ کلمات پڑھا کرے:

" اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنْ الْفَقْرِ "

اے اللہ آسمان و زمین كے پروردگار، اور عرش عظيم كے مالك، ہمارے اور ہر چيز كے رب، دانے اور گٹھلی كو پھاڑنے والے، اور توراۃ اور انجيل اور فرقان كو نازل كرنے والے، ميں ہر چيز كے شر سے تيری پناہ پكڑتا ہوں جس كی پيشانی تو پكڑے ہوئے ہے، اے اللہ تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے كوئی چيز نہيں، اور ہی آخر ہے تيرے بعد كوئی چيز نہيں، اور تو ہی ظاہر ہے تيرے اوپر كوئی چيز نہيں، تو ہی باطن ہے تيرے ورے كوئی چيز نہيں، ہم سے قرض ادا كردے، اور ہميں فقر و فاقہ سے غنی كر دے "

وہ يہ روايت ابو ہريرہ رضی اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا كرتے تھے.

صحيح مسلم حديث نمبر (2713).

2 ـ علی رضی اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ ان كے پاس ايك غلام آيا جس نے اپنے مالك سے مكاتبت كر ركھی تھی، اور وہ كہنے لگا: ميں اپنی كتابت كی ادائيگی سے عاجز ہوں، اس ليے آپ ميری مدد اور ميرا تعاون كريں.

تو علی رضی اللہ تعالى عنہ كہنے لگے، ميں تجھے كچھ كلمات سكھلاتا ہوں جو مجھے نبی كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے سكھائے تھے، اگر تيرا قرض جبل صير جتنا بھی ہو تو اللہ تعالى تجھ سے ادا كر ديگا ؟! وہ كہنے لگے: يہ كلمات كہا كرو:

" اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ "

اے اللہ مجھے اپنے حلال كے ساتھ اپنے حرام كردہ سے كافي ہو جا، اور مجھے اپنے فضل كے ساتھ اپنے علاوہ سب سے غنی كر دے "

سنن ترمذی حديث نمبر (2563) امام ترمذی نے اس حديث كو حسن غريب كہا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالى نے صحيح ترمذی ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

كتابت يہ ہے كہ غلام اپنے آقا كے ساتھ آزادی كا سودا كرے كہ ميں اتنا مال دے كر آزاد ہو جاؤنگا.

اور جبل صير طئی قبيلے كا ايك پہاڑ ہے، اور ايك روايت يہ بھی ہے كہ يہ صبير پہاڑ ہے.

3 ـ ابو سعيد خدری رضی اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم ايك روز مسجد ميں داخل

ہوئے تو ایک انصاری شخص جسے ابو امامہ کہا جاتا تھا کو دیکھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اے ابو امامہ کیا بات ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ تو نماز کے وقت کے بغیر مسجد میں بیٹھے ہوئے ہو ؟!

تو اس نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پریشانی لاحق ہے، اور قرض مجھ پر ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

کیا میں تجھے چند ایسے کلمات نہ سکھاؤں جب تم یہ کلمات پڑھو تو اللہ تعالی تیرا غم دور کر دیگا، اور تیرا قرض بھی ؟

راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں!

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: جب صبح کرو اور جب شام کرو تو یہ کلمات پڑھا کرو:

" اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ "

اے اللہ میں فکر و غم اور پریشانی سے تیری پناہ مانگتا ہو، اور میں عاجز ہوجانے، اور سستی و کاہلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور میں بزدلی اور بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور میں قرض کے چڑھ جانےاور آدمیوں کے غلبہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں "

وہ کہتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالی نے میرا غم اور فکر و پریشانی دور کردی، اور میرا قرض بھی اتار دیا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (1555) اس کی سند میں غسان بن عوف ہے جس کے متعلق امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: غیر حجۃ ہے، اسی لیے شیخ البانی رحمہ اللہ نے ضعیف ابو داود میں اسے ضعیف قرار دیا ہے، لیکن مذکورہ دعاء جو کہ یہ ہے:

" اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ ..... "

ابو اس ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ کے قصہ کے علاوہ بھی صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث سے ثابت ہے . واللہ تعالی اعلم.

واللہ اعلم .